سوال

(32)اعتکاف کے بعض مسائل

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

حسب ذیل روایات (احادیث) کی تخریج و تحقیق درکار ہے :

(الف) عن عائشۃ رضی اللہ عنھا قالت : ''السنۃ علی المعتکف ان لایعود مریضا ولایشھد جنازۃ ....ولااعتکاف الافی مسجد جامع'' (ابوداود : ۲۴۷۳)

نیزیہ بھی بتا دیں کہ کیا ''غیر جامع مسجد'' میں اعتکاف جائز نہیں ہے ؟

(ب) عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ''ومن اعتکف یوما ابتغاء وجہ اللہ تعالیٰ جعل اللہ بینہ و بین النار ثلاثۃ خنادق ابعد مما بین الخافقین'' (طبرانی اوسط، بیہقی، الترغیب ۲/۱۵۰)

(ج) عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم : ''اذااتخذ الفیء دولا والامانۃ مغنما والزکاۃ مغرما.........وآیات تتابع کنظام بال قطع سلکہ فتتابع'' (الترمذی ابواب الفتن، باب ماجاء فی علامۃ حلول المسخ والخسف ح ۲۲۱۱)

نیزفرمائیں کہ اس طویل حدیث ''وظہرت الاصوات فی المساجد'' سے کیا مراد ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

(الف) یہ روایت سنن ابی داود (۲۴۷۳) وسنن الدارقطنی (۲/۲۰۱ ح ۲۳۳۸، ۲۳۳۹) والسنن الکبریٰ للبیہقی (۴/۳۲۰، ۳۲۱) میں الزہری عن عروہ بن الزبیر (وسعید بن المسیب) عن عائشہ رضی اللہ عنہا کی سند سے مروی ہے ۔

شیخ البانی لکھتے ہیں، ''واسنادہ صحیح'' اوراس کی سند صحیح ہے ۔ (ارواء الغلیل ۴/۱۳۹ ح ۹۶۶)

عرض ہے کہ اس روایت کے مرکزی راوی امام محمد بن مسلم الزہری رحمہ اللہ ثقہ بالاجماع ہونے کے ساتھ ساتھ مدلس بھی تھے ۔

دیکھئے طبقات المدلسین بتحقیقی (۳/۱۰۲، المرتبۃ الثالثۃ)

طحاوی نے کہا: ''انما دلس بہ'' ای الزھری۔ (شرح معانی الآثار ۱/۵۵ باب مس الفرج)

انہیں العلائی (جامع التحصیل ص ۱۰۹) ابوزرعۃ ابن العراقی (۶۰) ذہبی، ابو محمود مقدسی، حلبی (ص ۵۰) سیوطی (۴۶) اور معاصرین میں سے الدمینی (۳/۱۴۹) نے مدلسین میں شمار کیا ہے۔ شیخ حماد بن محمد الانصاری المدنی نے انہیں طبقہ ثلاثہ میں ذکر کیا ہے۔ (اتحاف ذوی الرسوح بمن رمی بالتدلیس من الشیوخ ص ۴۷ رقم: ۱۲۷)

حافظ العلائی اور برہان الحلبی کہتے ہیں کہ ''وقد قبل الائمۃ قولہ: عن'' (جامع التحصیل ص ۱۰۹ و التبیین لاسماء المدلسین ص ۵۰ رقم: ۶۴)

اس کا رد کرتے ہیے حافظ ابوزرعۃ ابن العراقی فرماتے ہیں:

''قلت: وحکی الطبری فی تہذیب الآثار عن قوم انہ من المدلسین و ذلک یقتضی خلافا فی ذلک'' میں نے کہا: (ابن جریر) طبری نے (اپنی کتاب) تہذیب الآثار میں ایک قوم سے نقل کیا ہے کہ وہ (زہری) مدلسین میں سے تھے اور یہ اس (قول: وقد قبل الائمۃ قول: عن) کے خلاف ہونے کا متقاضی ہے۔ (کتاب المدلسین ص ۹۰، رقم: ۶۰)

جب امام زہری کا مدلس ہونا ثابت ہے تو راجح یہی ہے کہ غیر صحیحین میں ان کی معنعن روایت، عدم سماع اور عدم متابعت قویہ کے بغیر ضعیف ہی ہوتی ہے۔

خلاصۃ التحقیق:

یہ روایت بلحاظ اصول حدیث و بلحاظ سند ضعیف ہے لہذا مردود ہے۔

تنبیہ:

زہری کی یہ روایت مختصراً موقوفاً موطا امام مالک (۱/۳۱۲ ح ۷۰۱، بتحقیقی، ۲/۳۷۴ ح ۵۶۷، و بتحقیق الشیخ الصالح الصدوق ابی اسامۃ سلیم بن عید الہلالی السلفی) مں موجود ہے۔ اس میں بھی زہری مدلس ہیں لیکن موطا والی روایت میں زہری کے سماع کی تصریح التمہید لابن عبدالبر (۸/۳۱۹) مں موجود ہے۔

اس روایت کے الفاظ یہ ہیں کہ ''ان عائشۃ کانت اذا اعتکفت لا تسال عن المریض الا وہی تمشی ولا تقف'' یعنی: بے شک جب (سیدہ) عائشہ (رضی اللہ عنہا) اعتکاف فرماتیں تو کسی مریض کی عیادت نہیں کرتی تھیں الا یہ کہ بغیر رکے چلتے چلتے ہی بیمار پرسی کر لیتیں۔

اس کی تائید صحیح مسلم کی اس حدیث سے بھی ہوتی ہے جس میں آیا ہے کہ ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ''ان کنت لادخل البیت للحاجۃ والمریض فیہ فما اسال عنہ الا وانا مارۃ'' اور میں (انسانی) ضرورت کے لئے گھر میں داخل ہوتی اور اس میں کوئی مریض ہوتا تو میں صرف چلتے چلتے ہی اس کی بیمار پرسی کرتی تھی۔ (صحیح مسلم، کتاب الحیض ب ۳، ح ۲۹۷/۷ و ترقیم دارالسلام: ۶۸۵)

اعتکاف کے یہ (کئی) مسائل میرے علم کے مطابق کسی صحیح مرفوع حدیث سے ثابت نہیں ہیں لہذا اس سلسلے میں بعض آثار صحیحہ پیش خدمت ہیں:

(۱) عروہ بن الزبیر نے فرمایا: ''لا اعتکاف الا بصوم'' روزے کے بغیر اعتکاف نہیں ہوتا۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ۳/۸۷ ح ۹۶۲۶ وسندہ صحیح)

(۲) سعید بن جبیر نے کہا: (اعتکاف کرنے والا) جمعہ میں حاضر ہو، مریض کی عیادت کرے اور حاکم وقت کی اطاعت کرے۔ (ابن ابی شیبہ ۳/۸۸ ح ۹۶۳۲ وسندہ صحیح)

اورفرمایا: جمعہ میں حاضر ہو، مریض کی عیادت کرے، جنازے میں حاضر ہواور حاکم وقت کی اطاعت کرے۔ (ایضا ۳/۸۸ ح ۹۶۳۴ وسندہ صحیح)

(۳) عامر الشعبی نے فرمایا: قضائے حاجت کے لئے باہر جائے، مریض کی عیادت کرے، جمعہ پڑھنے کے لئے جائے اور دروازے پر کھڑا ہو۔ (ابن ابی شیبہ ۳/۸۸ ح ۹۶۳۶ سندہ صحیح)

(۴) حسن بصری نے فرمایا: قضائے حاجت کے لئے جائے، جنازہ پڑھے اور مریض کی بیمار پرسی کرے۔ (ابن ابی شیبہ ۳/۸۸ ح ۹۶۳۹ وسندہ صحیح)

(۵) ابن شہاب الزہری نے کہا: نہ تو جنازہ پڑھے، نہ مریض کی عیادت کرے اور نہ کسی کی دعوت قبول کرے۔ (ابن ابی شیبہ ۳/۸۹ ح ۹۶۴۴ وسندہ صحیح)

(۶) عروہ بن الزبیر نے کہا: نہ تو دعوت قبول کرے، نہ مریض کی بیمار پرسی کرے اور نہ جنازے میں حاضر ہو۔ (ابن ابی شیبہ ۳/۸۹ ح ۹۶۴۶ وسندہ صحیح)

ان آثار کو دیکھ کر راجح اور قوی پر عمل کریں۔

زہری فرماتے ہیں کہ: اعتکاف اسی مسجد میں کرنا چاہیئے جہاں نماز باجماعت ہوتی ہے۔ (ابن ابی شیبہ ۳/۹۱ ح ۹۶۷۳ وسندہ صحیح)

یہی تحقیق حکم بن عتیبہ، حماد بن ابی سلیمان، ابوجعفر اور عروہ بن الزبیر کی ہے۔ (ابن ابی شیبہ ۳/۹۲ ح ۹۶۷-۹۶۷۶ واسانیدھا صحیحۃ)

جبکہ عموم قرآن: (وانتم عکفون فی المساجد) سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ ہر مسجد میں اعتکاف جائز ہے چاہے وہ مسجد جامع ہو یا غیر جامع۔ واللہ اعلم

ابوقلابہ نے اپنی قوم کی مسجد میں اعتکاف کیا تھا۔ (ابن ابی شیبہ ۳/۹۰ ح ۹۶۶۰ وسندہ صحیح)

یہی تحقیق سعید بن جبیر اور ابراہیم نخعی کی ہے۔ (ابن ابی شیبہ ۳/۹۰ ح ۹۶۶۳ وسندہ قوی، ۳/۹۱ ح ۹۶۶۵ وسندہ قوی)

سابقہ آثار جن میں نماز جمعہ کے لئے جانے کے لئے معتکف کو اجازت دی گئی ہے، سے بھی یہی معلوم ہوتاہے کہ غیر جامع مسجد میں اعتکاف جائز ہے۔

روزہ اور اعتکاف کے اجماعی مسائل:

اجماع ہے کہ جس نے رمضان کی ہر رات روزہ کی نیت کی اور روزہ رکھا اس کا روزہ مکمل ہے۔

اجماع ہے کہ سحری کھانا مستحب ہے۔

اجماع ہے کہ روزہ دار کو بے اختیار قے آجائے تو کوئی مضائقہ نہیں۔

اجماع ہے کہ جو روزہ دار قصداً قے کرے اس کا روزہ باطل ہے۔

اجماع ہے کہ روزہ دار (اپنی) رال اور (اپنا) تھوک نگل جائے تو کوئی مضائقہ نہیں۔

اجماع ہے کہ عورت کو مسلسل دو ماہ کے روزے رکھنے ہوں اور درمیان میں ایام شروع ہوجائیں تو پاکی کے بعد پچھلے روزہ پر بنا کرے گی۔

اجماع ہے کہ اڈھیڑ عمر، بوڑھے جو روزہ کی استطاعت نہیں رکھتے روزہ نہیں رکھیں گے (بلکہ فدیہ ادا کریں گے)

اجماع ہے کہ اعتکاف لوگوں پر فرض نہیں، ہاں اگر کوئی اپنے اوپر لازم کرلے تو اس پر واجب ہے۔

اجماع ہے کہ اعتکاف مسجد حرام، مسجد رسول، اور بیت المقدس میں جائز ہے۔

اجماع ہے کہ معتکف اعتکاف گاہ سے پیشاب، پاخانہ کے لئے باہر جا سکتا ہے۔

اجماع ہے کہ معتکف کے لئے مباشرت (بیوی سے بوس وکنار) ممنوع ہے۔

اجماع ہے کہ معتکف نے اپنی بیوی سے عمداً حقیقی مجامعت کرلی تو اس نے اعتکاف فاسد کردیا۔ (الاجماع لابن المنذر ص۴۷، ۴۸)

(ب) سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب یہ روایت المعجم الاوسط للطبرانی (۸/ ۱۶۰ ح ۷۳۲۲) شعب الایمان للبیہقی (۳/ ۴۲۴ ح ۳۹۶۵) اخبار اصبہان لابی نعیم الاصبہانی (۱/ ۸۹، ۹۰) وتاریخ بغداد للخطیب البغدادی (۴/ ۱۲۶، ۱۲۷ ترجمہ ۱۸۰۲)

میں بشر بن سلم البجلی عن عبدالعزیز بن ابی رواد عن عطاء عن ابن عباس کی سند سے مروی ہے۔ بشر البجلی کے بارے میں حافظ ابو حاتم الرازی نے کہا: ''ھو منکر الحدیث'' (الجرح و التعدیل ۲/ ۳۵۸)

اس شدید جرح کے مقابلے میں حافظ ابن حبان کا اس راوی کو کتاب الثقات (۸/ ۱۴۳، ۱۴۴) میں ذکر کرنا مردود ہے۔

خلاصۃ التحقیق:

یہ روایت بلحاظ سند ضعیف ہے۔ شیخ البانی نے بھی اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

دیکھئے السلسلۃ الضعیفۃ (۱۱/ ۵۶۶ ح ۵۳۴۵) وضعیف الترغیب والترھیب (۲/ ۱۷۷)

اس روایت کی باطل تائید مستدرک الحاکم (۴/ ۲۷۰ ح ۷۷۰۶) میں ہے۔ اس کا راوی محمد بن معاویہ کذاب اور ہشام بن زیاد متروک ہے۔

(ج) یہ روایت سنن الترمذی (۲۲۱۱) وتلبیس ابلیس لابن الجوزی (ص ۲۳۴) میں رمیح الجذامی عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کی سند سے مروی ہے۔

رمیح راوی: مجہول ہے۔ (دیکھئے تقریب التہذیب: ۱۹۵۷، والکاشف للذہبی ۱/ ۲۴۳)

لہٰذا یہ سند ضعیف ہے۔

سنن الترمذی کی دوسری روایت میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب میری امت پندرہ (۱۵) کام کرے گی تو اس پر مصیبتیں آ جائیں گی۔ پوچھا گیا کہ یا رسول اللہ! یہ پندرہ کام کیا ہیں؟ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا:

(۱) ج مال غنیمت ذاتی دولت بن جائے گا (۲) امانت کو غنیمت بنا لیا جائے گا (۳) زکوٰۃ کو جرمانہ سمجھا جائے گا (۴) خاوند اپنی بیوی کی (اندھی) اطاعت کرے گا یعنی زن مرید ہوگا (۵) اور اپنی ماں کی نافرمانی کرے گا (۶) اپنے دوست کے ساتھ نیکی کرے گا (۷) اور اپنے والد کے ساتھ برا سلوک کرے گا (۸) مسجد میں (دنیاوی) آوازیں بلند ہوں گی (۹) ذلیل اور گھٹیا لوگ حکمران بن جائیں گے (۱۰) انسان کے شر کی وجہ سے اس کی عزت کی جائے گی (۱۱) شرابیں پی جائیں گی (۱۲) ریشم پہنا جائے گا (۱۳) اض ناچ گانے والی لڑکیوں کو رکھا جائے

گا (۱۴) گانے بجانے کے آلات استعمال کئے جائیں گے (۱۵) اور اس امت کے آخری لوگ اگلے لوگوں پر لعنت بھیجیں گے۔ تو اس وقت سرخ آندھی، زمین کے دھنسنے یا چہروں کے مسخ ہونے کا انتظار کرو۔ (ح ۲۲۱۰، وقال: هذا حديث غريب۔۔۔۔ الخ)

یہ روایت المجروحین لابن حبان (۲۰۷/۲) تاریخ بغداد (۱۵۸/۳) اور العلل المتناھیۃ لابن الجوزی (۳٦۷/۲) میں بھی ہے۔

امام دارقطنی نے فرج کی حدیث کو باطل کہا۔ (تاریخ بغداد ۳۹٦/۱۲)

فرج بن فضالہ ضعیف ہے۔ (تقریب التہذیب: ۵۳۸۳ و نیل المقصود: ۲۴۸۸)

آخر میں عرض ہے کہ ترمذی والی ضعیف روایت میں ''وظهرت الاصوات في المساجد'' کا مطلب یہی ہے کہ لوگ مسجدوں میں اونچی آوازوں میں دنیاوی باتیں کریں گے۔ لیکن یاد رہے کہ یہ روایت ضعیف و مردود ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ علمیہ (توضیح الاحکام)

ج2ص154

محدث فتویٰ